تمباکو نوشی کے متعلق علماء کرام کے فتوے

بعض عادات ایسی ہوتی ہیں جن کے متعلق انسان خود محسوس کرتا ہے کہ یہ مستحسن اور مفید نہیں بلکہ قبیح اور مضر ہیں۔ چونکہ انسان ان کا عادی ہوتا ہے اور یہ ان کی زندگی کی جزوِ لاینفک بن جاتی ہیں، بنا بریں ان کا ترک کرنا اس کے لئے دشوار ترین محسوس ہوتا ہے۔ ان میں سے ایک عادت تمباکو نوشی ہے۔ یہ ایک ایسی ناپسندیدہ عادت ہے جس کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں، سراسر مالی اور جسمانی نقصان کی موجب ہے۔ تمباکو پینے یا کھانے سے انسان نہ موٹا ہوتا ہے نہ بھوک دور ہوتی ہے اور نہ اس کے جسم میں خون کا اضافہ ہوتا ہے۔

اس کے برعکس یہ انسانی صحت کا دشمن ہے۔ اس کا مسلسل استعمال انسان کو قبل از وقت موت کی آغوش میں دھکیل دیتا ہے۔ ہاتھ، ہونٹ، دانت اور سانس کی نالیاں دھوئیں سے سیاہ ہو جاتی ہیں۔ یہ صدری اور قلبی امراض کا پیش خیمہ ہے۔ ضیق النفس، دق اور سل جیسی موذی امراض کا موجب بنتا ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ اور انتڑیوں کا فعل سست ہو جاتا ہے۔ دماغ کند ہو جاتا ہے، حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، جسم میں التہابی مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ انسان تھوڑا سا کام کرنے پر تھکاوٹ محسوس کرنے لگتا ہے اور چلنے پھرنے سے سانس پھول جاتا ہے غرضیکہ بے شمار جسمانی امراض کا موجب بنتا ہے۔

علاوہ ازیں اگرچہ کتاب و سنّت میں اس کے متعلق واضح نص موجود نہیں تاہم بعض ایسی نصوص موجود ہیں جو اس پر منطبق ہوتی ہیں۔ مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر اور مفتر شے کے کھانے سے منع فرمایا اور اسے شراب کے زمرہ میں شمار کیا ہے۔ تمباکو مضر ہے۔ نیز قرآن کریم میں سرف و تبذیر کی ممانعت کا ذکر آیا ہے۔ اس میں سراسر فضول خرچی اور اسراف ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدبودار

شئے سے ہمیشہ متنفر تھے۔ تمباکو نوشی کو خواہ کسی صورت میں استعمال کیا جائے اس کی بدبو نہیں جاتی۔ سگرٹ اور حقے کا دھواں نہایت بدبودار ہوتا ہے۔ جو شخص حقہ اور سگرٹ پینے کا عادی نہیں وہ حقہ یا سگرٹ نوشی کرنے والے کے پاس بیٹھ نہیں سکتا۔ الغرض اس میں جانی، مالی اور دینی نقصانات ہیں۔ بنابریں شریعت کی نگاہ میں اس کا شمارہ محرمات کے زمرہ میں ہوتا ہے۔

ریاستہ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد سعودی عرب ہدیۂ تبریک کی مستحق ہے جس نے سماحتہ الشیخ محمد بن ابراہیم اور فضیلتہ الشیخ عبدالرحمان سعدی کے فتاویٰ "فتویٰ فی حکم شرب الدخان اور حکم شرب الدخان" یکجا کر کے ان کی طباعت اور اشاعت کا بیڑہ خود اٹھایا ہے۔ راقم آثم نے اسے اپنے پاکستانی بھائیوں کی بھلائی کی خاطر اردو کے قالب میں ڈھالنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس کے علاوہ سعودی عرب کی مایۂ ناز اور قابل صد احترام شخصیت سماحتہ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظہ اللہ کا فتویٰ بعض ہندو پاک کے علماء کے فتوے اور تمباکو کے متعلق ڈاکٹروں اور اطباء کی آراء کو بھی شامل کر دیا ہے۔

اللہ میرے اس حقیر عمل کو شرف قبولیت سے نوازے اور تمام مسلمانوں کو تمباکو نوشی جیسی قبیح عادت سے محفوظ رکھے۔ آمین

سیف الرحمان الفلاحؒ

مدیر مرکز الدعوۃ الاسلامیہ۔ اوکاڑہ

۱۔ سماحتہ الشیخ محمد بن ابراہیم آل الشیخ کا فتویٰ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

مجھ سے تمباکو کے متعلق سوال کیا گیا جس میں جاہل اور بے وقوف لوگ کثرت سے مبتلا ہیں۔ ہم، ہمارے مشائخ اور ہمارے مشائخ کے مشائخ، نجدی دعوت کے تمام علماء محققین اور ان کے علاوہ دیگر علماء متفقہ طور پر اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مسعود میں اس کا وجود نہیں تھا۔ آپؐ کی رحلت کے تقریباً ایک ہزار سال بعد یہ بوٹی (تمباکو) دریافت ہوئی۔ اس وقت سے لے کر آج تک تمام محققین علماء نے شریعت کے اصولوں اور قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے

اسے محرمات میں سے قرار دیا ہے۔

میں سائل کو جواب نہیں دینا چاہتا تھا لیکن اس بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے کہ سائل کا حق ہوتا ہے۔ نیز یہ خبیث بوٹی دن بدن عام پھیل رہی ہے میں نے اس کا جواب تحریر کیا ہے۔

تمباکو کے پلید اور بدبودار ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعض اوقات اس کے استعمال سے آدمی مدہوش ہوجاتا ہے اور اس کے اعضاء بے حس ہوجاتے ہیں۔ اس کی حرمت نقل وعقل کے علاوہ ڈاکٹروں کے اقوال سے بھی ثابت ہوتی ہے۔

شریعت کی نگاہ میں

اللہ تعالےٰ نے اپنے مومن بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل یامرھم بالمعروف وینھاھم عن المنکر ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث

(الاعراف ع ۱۹)

وہ امی نبیؐ کی پیروی کرتے ہیں جس کا تذکرہ تورات اور انجیل میں بھی مذکور ہے۔ وہ مومنوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی کے کاموں سے روکتے ہیں۔ مزید برآں پاکیزہ اشیاء ان کے لئے حلال قرار دیتے ہیں اور گندی اور پلید اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔

صحیح بخاری میں ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً مذکور ہے کہ ہر نشہ آور شے شراب ہے اور شراب کی ہر قسم حرام ہے۔

ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً مذکور ہے کہ ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ جو شے کافی مقدار میں استعمال کرنے سے نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار استعمال کرنا بھی حرام ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ اور احادیث تمام اس کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ یہ پلید اور نشہ آور ہے۔ بعض اوقات تمباکو کا استعمال انسان کے اعضاء کو بے حس کردیتا ہے۔ اس کی حرمت سے وہی انکار کرتا ہے جو کبر ونخوت کی بیماری میں مبتلا

ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دیگر نشہ آور اشیاء اور وجود کو بے حس کرنے والی اشیاء کی حرمت اور ممانعت بھی ان احادیث سے ثابت ہوتی ہے۔

امام احمد اور ابوداؤد میں حضرت ام سلمہؓ کی روایت مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور اعضاء کو بے حس کرنے والی چیز سے منع فرمایا ہے۔

مال کا ضیاع

اس میں خواہ مخواہ مالی نقصان ہوتا ہے۔ اگر یہی مال کسی دینی مصرف پر خرچ کیا جائے تو اس کا بہت ثواب ہوگا۔ تمباکو کے حصول کی خاطر بعض اوقات انسان اپنے گھر کا اثاثہ اور ضروریاتِ زندگی کی اشیاء فروخت کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ اس حقیقت سے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں۔

صحیحین میں مذکور ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالےٰ نے تم پر اپنی ماؤں کی نافرمانی کو حرام قرار دیا ہے اسی طرح بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے، بخل کرنے اور سوال کرنے سے منع فرمایا ہے بے فائدہ قیل و قال، کثرت سے سوال اور مال کو بے ہودہ اور فضول کاموں میں ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

کتاب و سنت کے دلائل کے بعد اب ہم بعض اکابر علماء کے فتوے پیش کرتے ہیں۔

علامہ عینی کا فتویٰ

علامہ محمد عینی نے اپنے ایک رسالہ میں اس کی حرمت پر فتویٰ صادر کرنے کے بعد اس کی حرمت کی چار وجوہات بیان کی ہیں

۱۔ یہ انسان کی صحت کے لئے مضر ہے جیسا کہ مستند ڈاکٹروں کی رائے ہے اور جو شے صحت کے لئے مضر ہو اس کا استعمال حرام ہے علمائے امت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے

۲۔ یہ انسانی اعضاء میں فتور اور بے حسی پیدا کرتا ہے۔ اس امر پر سب کا اتفاق ہے۔ اور ایسی شے کا استعمال کرنا شرعاً حرام اور ممنوع ہے۔

چنانچہ امام احمدؒ حضرت ام سلمہؓ کی روایت سے ذکر کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور اور اعضاء میں سستی پیدا کرنے والی شے سے منع فرمایا۔ ڈاکٹروں کی رائے میں تمباکو مفتر (بے حس کرنے والا) اور وجود میں سستی پیدا

کرنے والا ہے) ان کی بات اس معاملہ میں حجت ہے اور ان جیسے دیگر علماء اور ڈاکٹروں کا بھی اس بات پر اتفاق ہے۔

۳۔ اس سے بدبو آتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ خصوصاً جو اسے استعمال نہیں کرتا تو اسے بہت زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ اور بدبو آتی ہے۔

جب نماز کی جماعت ہوتی ہے تو فرشتے اس کی بدبو سے بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ صحیحین میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جو شخص لہسن یا پیاز (کچا) کھائے وہ ہمارے پاس نہ آئے اور ہماری مسجد سے بھی دور رہے اسے چاہیئے کہ اپنے گھر میں رہے (تاکہ کسی نمازی کو اس کی بدبو سے تکلیف نہ ہو) یہ بات ہر آدمی جانتا ہے کہ تمباکو کی بدبو لہسن اور پیاز کی بدبو سے ہرگز کم نہیں۔

۴۔ صحیحین میں حضرت جابرؓ کی روایت بھی مذکور ہے کہ جس شے کی بدبو سے لوگوں کو نفرت اور تکلیف ہوتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

ایک حدیث تو یوں مذکور ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جس نے کسی مسلمان کو ایذا پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا پہنچائی (رواہ الطبرانی)

۵۔ اس میں فضول خرچی ہے کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ اس میں نقصان ہے چنانچہ محققین نے اس کا تجربہ کیا ہے۔

۲۔ ابوالحسن مصری حنفی کا فتویٰ

علامہ صاحب فرماتے ہیں شرعی اور عقلی دلائل تمباکو نوشی کی حرمت پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ بوٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عالم رنگ و بو سے رحلت فرمانے کے تقریباً ایک ہزار سال بعد معرض وجود میں آئی۔ سب سے پہلے اس کی شہرت یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں میں ہوئی۔ بعد ازاں ایک یہودی جو اپنے آپ کو ڈاکٹر ظاہر کرتا تھا، مغربی ممالک میں اسے لے گیا اور لوگوں کو اس کے استعمال کی رغبت دلائی۔ برِاعظم یورپ میں اس کی شہرت ایک عیسائی کے ذریعے ہوئی۔ اس کا نام السکلین تھا۔ سوڈان کے علاقہ میں اسے ایک مجوسی لے گیا، بعد ازاں مصر، حجاز اور دیگر ممالک میں بھی اس نے اس کی تشہیر کی۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نشہ آور شے کو حرام قرار دیا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس سے نشہ

پیدا نہیں ہوتا تو کم از کم اس بات کو ضرور تسلیم کرے گا کہ یہ اعضاء کو بے حس اور سست کرنے والی شے ہے۔ اس کے استعمال کرنے والے کے ظاہری اور باطنی اعضا میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ سکر سے مراد مطلقاً عقل میں فتور آتا ہے خواہ معمولی سا ہی ہو۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ جو شخص اسے پہلی مرتبہ استعمال کرتا ہے وہ مدہوش ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اسے نشہ آور اشیاء میں شمار نہ کریں تو کم از کم مفتر یعنی اعضاء کو بے حس اور سست کرنے والی اشیاء کی فہرست سے خارج نہیں کر سکتے۔

حضرت امام احمدؒ نے حضرت ام سلمہؓ کی ایک روایت بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور اعضاء کو بے حس کرنے والی شے سے منع فرمایا ہے۔

علماء بیان کرتے ہیں کہ مفتر سے مراد ہر وہ چیز ہے جو انسانی اعضاء میں سستی پیدا کرے یا بے حس کرے۔ یہ حدیث اس کی حرمت کے لئے کافی دلیل ہے۔ یہ جسم اور روح کے لئے بھی مفتر ہے۔ دل کی شریان میں خرابی پیدا کرتی ہے۔

اطباء کی رائے

ڈاکٹروں کی متفقہ رائے ہے کہ تمباکو کا استعمال انسان کی صحت کے لئے مضر اور نقصان دہ ہے۔ قوتِ مردمی کا دشمن ہے۔ علاوہ ازیں مالی ضیاع کا سبب ہے اور فاسق و فاجر لوگوں کی مت بہت ہے کیونکہ فاسق و فاجر کے سوا اسے کوئی استعمال نہیں کرتا۔ تمباکو نوش کے منہ سے بو آتی ہے۔

شیخ عبداللہ حنبلی کا فتویٰ

فقہائے حنابلہ میں سے شیخ عبداللہ بن شیخ محمد بن عبدالوہابؒ قدس اللہ اروا حھم سے کسی نے تمباکو کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے نشہ آور اشیاء کی حرمت کے متعلق کچھ نصوص بیان کیں اور اس کے معنی اور مفہوم کے متعلق اہل علم کی آراء کا ذکر کیا۔ پھر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تمباکو کی حرمت کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث بیان کی ہیں اور جو اہل علم کے اقوال بیان کئے ہیں، ان سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ تمباکو کا استعمال قطعاً حرام ہے حالانکہ ہمارے زمانہ میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو رات دن اسے استعمال کرتے ہیں۔ یہ بات تواتر سے پایۂ ثبوت تک پہنچی ہے اور مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے کہ بعض اوقات اس کے استعمال سے انسان مدہوش ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ اسے کثرت سے استعمال کیا جائے یا چند ایام ترک کرنے کے بعد اسے

استعمال کریں تو آدمی مدہوش ہو جاتا ہے اور عقل میں فتور آجاتا ہے حتیٰ کہ یہ تمباکو پینے والا بعض اوقات لوگوں سے ایسی باتیں کرتا ہے جن کو وہ خود نہیں سمجھتا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ ہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ایسی ذلت و رسوائی اور بری اشتہا سے۔ جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اسے چاہیئے کہ مسائل کے معاملہ میں جب اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام واضح ہو جائے تو کسی کی بات پر توجہ نہ دے۔ کیونکہ یہ اس بات کی شہادت اور دلیل ہے کہ اللہ کے رسولؐ اس سے اپنی اطاعت کا تقاضا کرتے ہیں۔ اسے جو حکم ہے یا جس کام سے روکا جائے اس میں ان کی اطاعت کو اپنا شعار بنائے اور جس معاملہ میں زجر و توبیخ کریں اس سے باز رہے۔

شیخ عبداللہ ابطین

شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ تمباکو کی حرمت کی دو وجوہات ہیں۔

۱۔ جب تمباکو نوش کچھ وقت کے لئے تمباکو نوشی کی عادت ترک کر دیتا ہے اور پھر اسے استعمال کرتا ہے تو اسے نشہ آجاتا ہے۔ اگر اس سے نشہ پیدا نہ ہو تو اعضاء میں سستی اور بے حسی ضرور پیدا کرتا ہے۔

امام احمدؒ ایک مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ آور اور مفتر یعنی اعضاء میں بے حسی اور سستی پیدا کرنے والی شے سے منع فرمایا۔

۲۔ یہ بدبودار اور پلید ہے۔ جو شخص اسے استعمال نہیں کرتا اسے اس کی بہت زیادہ بدبو آتی ہے۔ علماء نے اس کی حرمت پر یہ آیت پیش کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یحرم علیھم الخبائث (الاعراف ع ۱۹) مومنوں کے لئے پلید اور گندی اشیاء کو حرام قرار دیتے ہیں۔ پس جو شخص اس کا عادی ہو جاتا ہے اسے اس کی بدبو نہیں آتی۔ سیاہ کیڑا جس کے منہ میں گندگی ہوتی ہے وہ اس کا عادی ہو جاتا ہے۔ اسے اس کی گندگی محسوس نہیں ہوتی۔

شیخ نجم غزی شافعی

فقہائے شافعیہ میں شیخ نجم غزی شافعی تمباکو کے متعلق فتویٰ دیتے ہیں کہ

تمباکو ایک نئی ایجاد ہے۔ یہ دمشق میں ۱۰۱۵ھ کے لگ بھگ دریافت ہوا۔
اس کو استعمال کرنے والے دعویٰ کرتے ہیں کہ اس کے پینے سے نشہ پیدا نہیں ہوتا۔ حالانکہ یہ نشہ آور ہے۔ اگر بالفرض ان کی بات کو صحیح تسلیم کرلیں تو پھر مفتر یعنی اعضاء میں سستی اور فتور پیدا کرنے والا تو ضرور ہے اور مفتر اشیاء بھی حرام ہیں۔ چنانچہ امام احمدؒ نے ایک حدیث حضرت ام سلمہؓ کی روایت سے صحیح سند کے ساتھ بیان کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسکر نشہ آور شے اور ہر مفتر اعضا میں سستی پیدا کرنے والی شے سے منع فرمایا ہے۔

امام احمدؒ فرماتے ہیں اس کا ایک دو دفعہ استعمال کرنا کبائر سے نہیں ہاں البتہ اس کے پینے پر اصرار کرنا اور بار بار پینا کبیرہ گناہ ہے۔

بعض علماء کہتے ہیں کہ ایک صغیرہ گناہ چند وجوہات کی بنا پر کبائر میں شمار ہوتا ہے

۱۔ صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا اور اسے بار بار کرنا۔
۲۔ اس میں سستی اور تکاسل کا مظاہرہ کرنا اور اسے حقیر تصور کرنا اور درخور اعتنا نہ سمجھنا۔
۳۔ صغیرہ گناہ کرتے وقت ندامت یا افسوس ظاہر کرنے کی بجائے خوشی کا اظہار کرنا۔
۴۔ فخریہ طور پر لوگوں میں بیان کرنا کہ میں نے فلاں برا کام کیا ہے۔
۵۔ کسی عالم شخص کا صغیرہ گناہ کا ارتکاب کرنا یا کوئی ایسا شخص ہو جس کی لوگ پیروی کرتے ہیں اس کا صغیرہ گناہ میں مبتلا ہونا۔

خالد مالکی کا فتویٰ

شیخ خالد بن احمد مالکی فرماتے ہیں جو شخص تمباکو نوش ہو اس کی امامت جائز نہیں۔ تمباکو اور دیگر نشہ آور اشیاء کی تجارت ناجائز اور حرام ہے۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔

۱۔ مصر کے ایک جید عالم شیخ احمد سنہوری بہوتی حنبلی
۲۔ شیخ ابراہیم لقانی مالکی۔
۳۔ شیخ ابو الغدث قشاش مالکی مغربی۔
۴۔ دمشق کے نامور عالم شیخ نجم غزی عامری شافعی

۵۔ یمن کے علامہ شیخ ابراہیم بن جمعان اور ان کے شاگرد ابوبکر اہدل
۶۔ علمائے حرمین میں سے ایک بہت بڑے محقق شیخ عبدالملک عصامی اسدان کے شاگرد شیخ محمد بن علان شارح ریاض الصالحین اور سید عمر بصری۔
۷۔ دیار روم سے شیخ محمد خواجہ
۸۔ عیسیٰ شہادی حنفی
۹۔ شیخ مکی بن فروخ ۱۰۔ شیخ سعد بلخی مدنی
۱۱۔ شیخ محمد برزنجی مدنی شافعی۔

میں نے بعض اشخاص کو دیکھا کہ جب مرگ الموت کا وقت آیا تو لوگوں نے اسے "لا الہ الا اللہ" پڑھنے کی تلقین کی تو کہنے لگے ابھی حقے کی چلم گرم ہے۔ اس کے چند کش لگا لیں، کلمہ پھر پڑھیں گے۔

امت کے تمام علمائے کبار اور ائمہ عظام نے اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے اور اس کے استعمال سے منع کیا ہے۔

عقلی دلائل

تجربہ اور مشاہدہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ تمباکو انسانی صحت کا دشمن ہے۔ اس کا مسلسل استعمال انسانی قویٰ اور اعضاء میں ضعف و نقاہت پیدا کرتا ہے۔

یہ بات بھی مشاہدہ میں آئی ہے کہ اس کے استعمال سے اموات واقع ہو گئیں اور بعض اشخاص بے ہوش ہو گئے۔ یہ کئی موذی امراض کا موجب ہے۔ مثلاً کھانسی جس کی وجہ سے پھیپھڑے میں سرطان پیدا ہو جاتا ہے، اس سے دل کی امراض پیدا ہوتی ہیں۔ بعض اوقات دل کی حرکت بند ہونے کا موجب بنتا ہے اور خون کی گردش رگوں میں رک جاتی ہے۔

علاوہ ازیں اس کے اور متعدد نقصانات ہیں۔ بنا بریں عقل کا یہ قطعی فیصلہ ہے کہ ایسی مضر صحت چیز کا استعمال حرام اور ممنوع ہے کیونکہ عقل اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ صحت اور تندرستی کے اسباب اختیار کئے جائیں اور ان سے فوائد حاصل کئے جائیں اور ایسے اسباب جو انسانی صحت کو خراب کریں اور جن سے انسانی صحت برقرار نہ رہے ان سے بچیں اور پرہیز کریں۔ صاحب خرد اور دانشمند انسان اس میں کسی قسم کا

شک وشبہ نہیں کرتا۔ لیکن ان لوگوں کی بات کا کوئی اعتبار نہیں جن کی عقل پر تمباکو کا غلبہ ہوگیا ہو اور اس وجہ سے وہ اسے برا محسوس نہ کریں یا باطل او ہام اور من گھڑت خیالات کا شکار ہوں اور خواہشات کے بندے ہوں اور رشد و ہدایت کے اسباب اختیار کرنے سے عاری ہوں۔

تمباکو ڈاکٹروں کی نظر میں

زمانۂ قدیم کے ڈاکٹر اور حکماء اس بات پر متفق ہیں کہ تین اشیاء انسانی صحت کے لئے مضر ہیں اور لوگوں کو ان سے پرہیز کرنے کی تاکید کرتے ہیں

۱۔ **بدبو** : تمباکو خواہ کسی صورت میں استعمال کیا جائے اس سے بدبو آتی ہے۔ خواہ اعلیٰ قسم کا تمباکو ہو وہ بھی بدبو سے پاک نہیں ہوتا۔

۲۔ **گرد و غبار** : یہ بھی انسانی صحت کے لئے مضر ہے۔

۳۔ **دھواں** : اس سے بھی انسانی صحت متاثر ہوتی ہے اور انسان کے لئے نقصان دہ ہے

مذکورہ بالا تینوں امور کے مضرات اور نقصانات پر کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔ متاخرین جنہوں نے اس کے خبیث پودے کو دریافت کیا، کے کچھ نقصانات بیان کئے ہیں۔ اس کے اجزاء اور عناصر انسانی صحت کے لئے کس قدر نقصان دہ ہیں ہم ان کا خلاصہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

انہوں نے اس پر پوری تحقیق کرنے کے بعد بیان کیا ہے کہ یہ بھنگ کی مثل بوٹی ہے۔ یہ اعضاء میں فتور اور سستی پیدا کرتی ہے۔ اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے۔ تجربہ اور تحقیق کے بعد معلوم ہوا ہے کہ اس کی دو اقسام ہیں اور ہر دو نقصان دہ ہیں۔ یہ سب سے زیادہ مضر بوٹی ہے۔ بیلا ڈونا چرس اور بھنگ کی طرح یہ بھی انسانی صحت کو تباہ کر دیتی ہے۔ اس میں پوٹاس اور نوشادر کے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اس میں ایک گوند جیسا مادہ ہوتا ہے جسے نیکوٹین کہتے ہیں۔ ڈاکٹروں کی رائے میں یہ مادہ زہر سے زیادہ نقصان دہ ہے۔

تمباکو استعمال کرنے کے طریقے

تمباکو کو کئی طریقوں سے استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۔ اسے منہ میں ڈال کر چبایا جاتا ہے۔ اس کا اس طریقے سے استعمال نہایت

مضر اور نقصان دہ ہے۔ یہ قویٰ میں سستی اور کمزوری پیدا کرتا ہے۔ اس کا زہریلا مادہ آنتوں پر بہت جلد اثر کرتا ہے اور جسم کے تمام اعضاء اس سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔

۲۔ اسے باریک پیس کر کچھ اور ادویات کے ساتھ ملا کر بطور نسوار استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بھی نقصان دہ ہے کیونکہ اس میں بھی زہریلا مادہ موجود ہوتا ہے۔

۳۔ بطور سگرٹ اس کا دھواں اندر لے جاتے ہیں اور پھر باہر نکال دیتے ہیں۔ یا حقّہ کی چلم میں تمباکو ڈال کر اوپر آگ کے انگارے رکھتے ہیں اور اس کا کش لگاتے ہیں۔ عموماً اس کا ہر ملک میں عام رواج ہے اور اس کے استعمال کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے۔ تمباکو خواہ سگرٹ کی صورت میں استعمال کیا جائے یا حقہ اور یا پائپ میں اس کا استعمال ہو نقصانات سے خالی ہرگز نہیں۔

تمباکو کے استعمال سے بیماریاں

ڈاکٹروں اور اطباء نے اس کے کئی بڑے بڑے نقصانات بیان کئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں پہلے پہل اس کے استعمال سے جو نقصانات ہوتے ہیں وہ جسم میں پوشیدہ رہتے ہیں اور انسان ان کو محسوس نہیں کرتا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ ڈاکٹروں کا یہ نظریہ ہے کہ جو دھواں تمباکو کے جلے ہوئے پتوں سے اوپر اٹھتا ہے اس میں زہریلا مادہ یعنی نیکوٹین کافی مقدار میں موجود ہوتا ہے۔ جب وہ منہ میں داخل ہوکر پھیپھڑوں میں جاتا ہے تو ان پر کافی اثر انداز ہوتا ہے علاوہ ازیں جسم کے دیگر اعضاء کو نقصان دیتا ہے کیونکہ جب اس کے منہ میں داخل ہوتا ہے تو ان پر کافی اثر انداز ہوتا ہے اور اس سے کئی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

۱۔ قوت ہاضمہ پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے اور کھایا پیا ہضم نہیں ہوتا۔

۲۔ جب اس کا دھواں پھیپھڑوں میں داخل ہوتا ہے تو ان میں گرمی پیدا کرتا ہے جس کی وجہ سے کھانسی آنے لگتی ہے۔

۳۔ سینے کی شریان کا خون رُک جاتا ہے جس کی وجہ سے سینے کی امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔

۴۔ جب اس کے دھوئیں کے اثرات پھیپھڑے کی نالیوں میں جمع ہوتے ہیں تو

نالیوں میں ہوا کی رکاوٹ ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سانس تنگی سے آنے لگتا ہے۔ انسان ضیق النفس جیسی موذی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

۵۔ اس کے استعمال سے معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا۔

۶۔ جو شخص اس کے استعمال کرنے کا عادی نہیں ہوتا، جب وہ اسے استعمال کرتا ہے تو اسے چکر آنے لگتے ہیں اور بے ہوشی واقع ہو جاتی ہے۔ قے آتی ہے، سر درد ہوتا ہے اور اعصاب میں سستی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ گہری نیند آتی ہے جو اس امر کی علامت ہوتی ہے کہ اس کے اعضاء میں فتور اور سستی پیدا ہو گئی۔ یہ تمباکو کا خاصہ ہے کہ اس کے استعمال کرنے والا ہر کام میں سست ہوتا ہے کیونکہ اس میں زہریلا مادہ ہوتا ہے۔ جو اس کا عادی ہو جاتا ہے اس کے ہاضمہ میں خرابی اور فتور واقع ہو جاتا ہے۔ کھانا کھانے کی اشتہا میں کمی ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ عام لوگوں کو اس کا علم ہے۔

۷۔ اس کا کثرت سے استعمال ہلاکت کا موجب بنتا ہے۔ بعض اوقات فوری طور پر اس کا اثر ہوتا ہے اور بعض اوقات آہستہ آہستہ یہ انسان کو موت کے منہ میں دھکیلتا ہے۔

دو بھائیوں کا قصہ

شاید آپ نے دو بھائیوں کا واقعہ نہ سنا ہو، اس لئے ہم آپ کے گوش گزار کرتے ہیں۔

کہتے ہیں ایک مرتبہ دو بھائی اکٹھے بیٹھے سگرٹ پی رہے تھے۔ ہر ایک کا دعویٰ تھا کہ میں زیادہ سگرٹ پیتا ہوں، شرط لگا کر دونوں نے سگرٹ پینے شروع کئے۔ ایک بھائی جب سترھواں سگرٹ منہ میں لگانے لگا تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور راہی ملک عدم ہوا۔ جبکہ دوسرے نے جب اٹھارھویں سگرٹ کا کش لگایا تو اسے بھی موت کا خدشہ نظر آنے لگا۔ اور چند منٹوں میں لقمۂ اجل ہوا۔

تمباکو کے اور نقصانات

اس کے استعمال سے خون کی قلت ہو جاتی ہے نظام قلب پر اثر انداز ہوتا ہے اور دل کی حرکت تیز ہو جاتی ہے۔ کھانے کی اشتہا میں کمی واقع ہو جاتی ہے، بھوک نہیں لگتی، اعصاب کمزور ہو جاتے ہیں، جسمانی تھکاوٹ بہت ہوتی ہے۔ جو شخص اسے استعمال

کرنے کا عادی نہیں ہوتا جب وہ اسے استعمال کرتا ہے تو اسے چکر آنے لگتے ہیں اور ہاتھ پاؤں بے حس ہوجاتے ہیں۔

مصطفیٰ احامی کا واقعہ

فضیلۃ الشیخ مصطفیٰ احامی اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں کسی طالب علم کے ساتھ جا رہا تھا۔ راستے میں اس نے سگرٹ فروش سے دو سگرٹ خریدے۔ ایک کو آگ لگا کر مجھے قسم کھا کر کہنے لگا اسے پکڑیے اور کش لگائیے۔ چنانچہ میں نے اس کے ہاتھ سے سگرٹ لے لیا اور کش لگایا لیکن اسے اندر نہ جانے دیا بلکہ باہر سے ہی پھینک دیا۔ اس نے مجھے ایسا کرتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا، اس کا کش لگانے کا طریقہ یہ نہیں۔ اسے کش لگا کر خوب اندر کی طرف لے جاؤ۔ چونکہ اس نے مجھے قسم کھا کر کہا تھا بنا بریں میں اس کے کہنے کا انکار نہ کرسکا۔ چنانچہ میں نے صرف ایک کش اس کی ہدایت کے مطابق لگایا تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے زمین میرے اردگرد گھوم رہی ہے اور میں خود تنکے کی طرح گھومنے لگا۔ میں جلدی سے زمین پر بیٹھ گیا اور میں نے محسوس کیا کہ اب داعی اجل پہنچنے کا وقت ہوچکا ہے۔ اپنے ساتھی کے متعلق کئی قسم کے خیالات میرے ذہن میں آنے لگے۔ کچھ دیر کے بعد بمشکل وہاں سے اٹھا اور ایک لاری پر سوار ہوا۔ میں کبھی ادھر، کبھی اُدھر لٹکتا رہا۔ میرا ساتھی مجھے تھامے ہوئے تھا اور میری حفاظت کر رہا تھا۔ آخر خدا خدا کرکے گھر پہنچ گیا لیکن مجھے کوئی علم نہیں تھا کہ میں کہاں ہوں اور مجھے کون لایا۔ اگلے دن شام کے وقت تک مجھے کچھ افاقہ ہوا اور ہوش میں آیا۔ میں نے اپنا واقعہ لوگوں کے سامنے بیان کیا اور سگرٹ کے نقائص کا ذکر کیا۔ لوگوں نے مجھے بتلایا کہ جو شخص سگرٹ پینے کا عادی نہیں اس کے لئے اس کے اثرات اسی طرح رونما ہوتے ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ سگرٹ کے ایک کش نے میرا اتنا نقصان کیا ہے تو جو لوگ رات دن اسے پیتے اور سگرٹوں کے عادی ہیں ان کا کیا حال ہوگا؟

بعض اوقات اس کے استعمال سے جنون ہوجاتا ہے۔ جو شخص اس کا عادی ہوتا ہے وہ جب اسے ترک کرتا ہے تو اس کے جسم کا نظام بگڑ جاتا ہے اور اندرونی اعضاء میں ایسی خرابی پیدا ہوتی ہے کہ جب تک وہ سگرٹ استعمال کرتا رہتا ہے اسے سکون رہتا ہے اور جب ترک کرتا ہے تو طبیعت بگڑ جاتی ہے۔

تمام اکابر علماء اور ماہر ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ تمباکو نوشی عقلاً حفظانِ صحت کے اصولوں کے منافی ہے۔ بنابریں اس سے پرہیز ضروری ہے۔ اس کے استعمال سے انسان کے اعضاء میں کمزوری اور ضعف پیدا ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ بالآخر موت اور ہلاکت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، خصوصاً چھوٹے بچوں اور معمر لوگوں کے لئے جن کے اندر قوت مدافعت نہیں ہوتی۔ نیز بلغمی مزاج والوں پر بہت بری طرح اثر انداز ہوتا ہے۔ بنابریں اکثر لوگ اس کے مضرات اور گندی بو کی وجہ سے اس سے سخت پرہیز کرتے ہیں۔ بعض اوقات اپنی عورت کی طلاق کی قسم اٹھاتے ہیں کہ آج کے بعد ہم کبھی تمباکو نوشی نہیں کریں گے۔ اگر ہم نے تمباکو یا سگرٹ کا استعمال کیا تو ہماری عورت کو طلاق۔ ایسی غلیظ قسم کھانے کے باوجود پھر جب ان میں حقہ اور سگرٹ پینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو ان میں قوت مدافعت نہیں رہتی۔ وہ فوراً اپنی قسم توڑ دیتے ہیں اور حقے اور سگرٹ کا کش لگاتے ہیں۔ وہ اپنی عورت کو طلاق دے سکتے ہیں لیکن حقے اور سگرٹ کو طلاق نہیں دے سکتے۔ تمباکو کے عاشق اپنے معشوق پر ہر شے قربان کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں کیونکہ دل و دماغ پر اس کا پورا پورا قبضہ ہوتا ہے۔ تمباکو نوشی کرنے والے کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی ہے تو فوراً سگرٹ کا کش لگا کر اپنی پریشانی کو دور کرنے یا کم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقت میں اس کے استعمال سے عقل میں فتور واقع ہوجاتا ہے۔ حافظہ کمزور ہوجاتا ہے۔ بنابریں تمباکو نوش اپنے غم اور پریشانی کو ہلکا محسوس کرتا ہے۔

بقیہ : ایک مجاہد چل بسا

ہیں۔ جماعت اہلحدیث نڈر، بیباک، مخلص، ایثار پیشہ ایک کارکن اور رہنما سے محروم ہوگئی ہے۔ ایسے لوگ اب تیزی سے اٹھتے جارہے ہیں اور ان کی جگہ سنبھالنے والا کوئی کم ہی دکھائی دیتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بتقضائے بشریت ان کی غلطیوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور نیکیاں قبول فرماتے ہوئے درجات بلند فرمائے۔ اور پس ماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

ع رفتید و لے نہ از دل ما